THE DAILY JANG LAHORE ★★★

روزنامہ جنگ لاہور

بانی: میر خلیل الرحمن

جلد 21 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2057ب | شمارہ 294

صفحات 52 قیمت 10 روپے

نبوت کے دعویدار یوسف کو سزائے موت

جیل کے ڈیتھ سیل میں بند کر دیا گیا

ملزم یوسف علی

سیشن جج نے ملزم کو لوگوں سے فراڈ کرنے اور دیگر الزامات کے تحت 35 سال قید اور 2 لاکھ جرمانے کی سزا بھی سنائی عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید سزا بھگتنا پڑیگی

سزاؤں پر عملدرآمد یکے بعد دیگرے کیا جائے: جج کا حکم، عدالت نے تاریخ ساز فیصلہ سنایا: وکیل استغاثہ، عدالتی وقار مجروح ہوا: وکیل صفائی

لاہور (نیوز رپورٹر) سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے دعویٰ نبوت اور توہین رسالت کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم محمد یوسف علی المعروف یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے ملزم کو لوگوں سے فراڈ کرنے اور دیگر الزامات میں مجموعی طور پر 35 سال قید

باقی صفحہ 20 کالم 5 پر

مدعی نے عدالت سے کہا تھا اس نے خود یوسف کو توہین رسالت کرتے نہیں دیکھا لوگوں سے سنا تھا: وکیل صفائی، سزا کیخلاف ہائیکورٹ سے رجوع کروں گا

لندن (ریڈیو رپورٹ) بی بی سی کے مطابق محمد یوسف علی کے وکیل سلیم عبدالرحمن نے کہا ہے کہ مقدمے کی 90 فیصد کارروائی سیشن جج نے اپنے چیمبر میں مکمل کی جس میں صحافیوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ مقدمے کے مدعی نے

باقی صفحہ 18 کالم 2 پر

بقیہ: سزائے موت

اور دو لاکھ جرمانہ کی سزا بھی سنائی۔ واقعات کے مطابق ملزم نے تقریباً تین سال قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس پر تھانہ ملت پارک لاہور میں 29 مارچ 97 کو مقدمہ درج کیا گیا عدم ادائیگی جرمانہ پر ملزم کو مزید ایک سال 10 ماہ قید بھگتنا ہو گی عدالت نے ملزم کو دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت 80 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر چھ ماہ قید، دفعہ 295 اے کے تحت دس سال قید سخت 50 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ قید، دفعہ 298 کے تحت ایک سال قید سخت دس ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید ایک ماہ قید۔ دفعہ 298 اے کے تحت تین سال قید سخت 20 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید دفعہ 505 کے تحت سات سال قید سخت 30 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی تین ماہ قید، دفعہ 420 کے تحت سات سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید دفعہ 406 کے تحت سات سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں حکم دیا ہے کہ ملزم کو تمام سزاؤں پر عمل درآمد ایک کے بعد دوسری سزا پر کیا جائے۔ فیصلہ کے وقت عدالت کے اردگرد سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے جبکہ پولیس کی بھاری نفری بھی تعینات تھی۔ ملزم کو گزشتہ روز فیصلے کے بعد کیمپ جیل سے کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیا گیا۔ وکیل صفائی سلیم عبدالرحمان ایڈووکیٹ نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا ہے۔ ملزم کی ہائیکورٹ نے ضمانت منظور کر لی تھی۔ ماتحت عدالت نے اسے تسلیم نہ کر کے توہین عدالت کی ہے اور اس فیصلہ پر جوڈیشل سسٹم میں دھبہ لگ گیا ہے۔

ملزم یوسف کو سزائے موت کے بعد ہفتہ کے روز سنٹرل جیل لاہور کے ڈیتھ سیل میں بند کر دیا گیا ہے اسے موت کے دیگر قیدیوں سے الگ بند کیا گیا۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق پاسبان ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ علامہ محمد ممتاز اعوان نے یوسف کو سنائی گئی سزا کو سراہا اور کہا یہ اسلام اور قانون کی بالادستی ہے۔

مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ عدالت نے تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے۔ ملزم نے توہین رسالت کی جس کی سزا صرف اور صرف موت ہی ہے یہ فیصلہ اسلام اور قانون کے مطابق ہے۔

بقیہ: وکیل صفائی

عدالت سے کہا تھا کہ اگرچہ انہوں نے خود یوسف علی کو توہین رسالت کرتے نہیں دیکھا مگر دوسرے لوگوں سے ایسا سنا تھا۔ عبدالرحمن نے کہا کہ وہ سزائے موت کے خلاف لاہور ہائیکورٹ سے رجوع کریں گے۔ انہوں نے کہا میرے نزدیک یہ بہت سخت فیصلہ ہے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
لاہور

لاہور کراچی راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر ایل	صفحات	اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2067 ب	جلد
134	204	40	فون نمبر UAN 111-222-007 / 6302050-6367551-54 قیمت 10 روپے	60

توہین رسالت کے مجرم یوسف کذاب کو سزائے موت' 35 سال قید

2 لاکھ روپے جرمانہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر نے فیصلہ سنادیا: پولیس نے سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے

یوسف کے خلاف 1997ء کو تحریک ختم نبوت جنرل سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی کی رپورٹ پر مقدمہ درج کیا گیا تھا

لاہور (اسپیشل نامہ نگار سے) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے توہین رسالت کے مقدمے میں ملوث محمد یوسف علی کو سزائے موت' 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ ملزم کے خلاف 29 مارچ

بقیہ نمبر 48 صفحہ 15 پر

بقیہ: 48 سزائے موت

1997ء کو تحریک ختم نبوت لاہور کے جنرل سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تھانہ ملت پارک میں مقدمہ درج کرایا تھا کہ یوسف علی نے نبوت کا دعوی کر رکھا ہے اور اس حوالے سے وہ قابل اعتراض تقاریر کرتا ہے۔ گزشتہ روز فاضل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو دفعہ 295۔ سی کے تحت سزائے موت' 295 اے کے تحت 10 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ' دفعہ 298 کے تحت 1 سال قید سخت اور 10 ہزار روپے جرمانہ' دفعہ 298 اے کے تحت 3 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ دفعہ 505(2) کے تحت سات سال قید اور ۲۹ ہزار روپے جرمانہ دفعہ 420 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ اور دفعہ 406 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے جرمانے کی عدم ادائیگی پر ملزم کو مزید 22 ماہ قید بھگتنا ہو گی۔ تمام دفعات میں دی گئی سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔ فاضل عدالت نے گزشتہ روز صبح آٹھ بجکر پانچ منٹ پر فیصلہ سنایا اس وقت سیشن کورٹس کی عمارت اور عدالت کو پولیس کی بھاری نفری نے گھیر رکھا تھا کسی ممکنہ گڑبڑ کے پیش نظر پولیس حکام فیصلے سے چند منٹ قبل ملزم کو عدالت میں لائے اور فیصلے کے فوری بعد اسے واپس جیل لے گئے۔ یاد رہے کہ فاضل عدالت نے 3 روز قبل ملزم کی ضمانت منسوخ کر دی تھی جس پر اسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ یہ کارروائی ڈسٹرکٹ اٹارنی کی درخواست پر عمل میں لائی گئی تھی جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ملزم 31 جولائی کو ضمانت پر ہونے کی وجہ سے مقدمے کی سماعت کیلئے عدالت میں حاضر نہیں ہوا تھا اس لئے خطرہ ہے کہیں وہ فیصلے سے قبل فرار نہ ہو جائے فاضل عدالت نے اس درخواست پر فریقین کے دلائل سننے کے بعد ملزم کو جیل بھجوا دیا تھا۔ ملزم کی جانب سے محمد سلیم عبدالرحمن اور رخسانہ لون نے پیروی کی جبکہ مدعی کی جانب سے محمد اسماعیل قریشی نے عدالت کی معاونت کی۔ یاد رہے کہ جرم 295۔ سی قانون توہین رسالت کی سزائے موت کا قانون مسٹر اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ اور ظفر علی راجہ ایڈووکیٹ کی معاونت سے فیڈرل شریعت کورٹ میں 5 سال تک مقدمہ لڑنے کے بعد منظور ہوا جو سپریم کورٹ میں بحال رہا۔ اس پٹیشن میں سابق وزیر قانون ایس ایم ظفر' سپریم کورٹ کے سابق جج زیڈ بی کیکاؤس' سابق اٹارنی جنرل شیخ غیاث محمد' جسٹس (ر) بشیر الدین اور جسٹس (ر) چودھری محمد صدیق بھی بطور درخواست گزار شامل تھے۔

Daily AWAZ LAHORE

روزنامہ آواز لاہور

بانی گروپ میر خلیل الرحمٰن

اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2057ب
فون نمبر: 6367480-83 فیکس: 6309453 صفحات 6 قیمت 3 روپے

جلد 3 شمارہ 110

نبوت کا دعویٰ کرنے پر یوسف کو سزائے موت

35 سال قید 2 لاکھ روپے جرمانہ

295 سی کے تحت سزائے موت 50 ہزار جرمانہ 295 اے دس سال قید اور جرمانہ اور 298 اے کے تحت 3 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی

405 (2) 420، 406 کے تحت سات سات سال قید، سیشن جج، ہائیکورٹ نے ضمانت منظور کرلی ماتحت عدالت نے تسلیم نہ کرکے توہین عدالت کی، وکیل صفائی

لاہور (نیوز رپورٹر) سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے نبوت کا دعویٰ اور توہین رسالت کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم محمد یوسف علی المعروف یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے ملزم کو لوگوں سے فراڈ کرنے اور دیگر الزامات میں مجموعی طور پر 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا بھی سنائی۔ تفصیلات کے مطابق ملزم نے تقریباً تین سال قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس پر تھانہ ملت پارک لاہور میں 29 مارچ 97ء کو مقدمہ درج کیا گیا۔ عدالت نے ملزم کو دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت 50 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر چھ ماہ قید دفعہ 295 اے کے تحت دس سال قید سخت 50 ہزار روپے

باقی صفحہ 4 کالم 8 پر

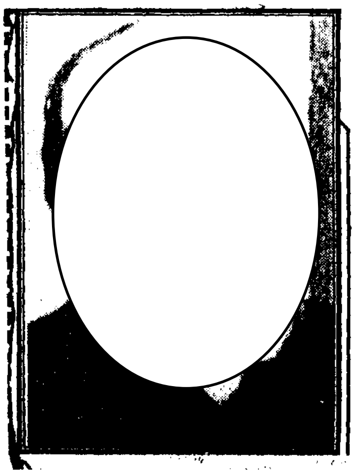

یوسف کو ڈیتھ سیل میں منتقل کر دیا گیا، سزائے موت کے دوسرے قیدیوں سے الگ تھلگ رکھا جا رہا ہے

لاہور (اپنے رپورٹر سے) توہین رسالت کے مجرم یوسف

باقی صفحہ 4 کالم 8 پر

بقیہ / یوسف کذاب سزائے موت

جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ قید دفعہ 298 سی کے تحت ایک سال قید سخت دس ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید ایک ماہ قید۔ دفعہ 298 اے کے تحت تین سال قید سخت 20 ہزار جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید دفعہ 505 (2) کے تحت 7 سال قید سخت 30 ہزار جرمانہ اور عدم ادائیگی تین ماہ قید، دفعہ 420 کے تحت 7 سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی پر مزید 2 ماہ قید دفعہ 406 کے تحت 7 سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی پر مزید 2 ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں حکم دیا ہے کہ ملزم کی سزاؤں پر عمل درآمد ایک کے بعد دوسری سزا پر کیا جائے۔ ملزم کو فیصلے کے بعد کیمپ جیل سے کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیا گیا۔ وکیل صفائی سلیم عبدالرحمان ایڈووکیٹ نے "آواز" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا ہے۔ ملزم کی ہائی کورٹ نے ضمانت منظور کرلی تھی۔ ماتحت عدلیہ نے اسے تسلیم نہ کر کے توہین عدالت کی ہے اور اس فیصلہ سے جوڈیشل سسٹم میں دھبہ لگ گیا ہے۔ مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ عدالت نے تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے۔ ملزم نے توہین رسالت کی جس کی سزا صرف اور صرف موت ہے اس طرح یہ فیصلہ اسلام اور قانون کے مطابق ہے۔ پاسبان ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ممتاز اعوان نے کہا کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو سزائے موت اسلام کی بالادستی ہے۔

بقیہ / ڈیتھ سیل

کذاب کو سزائے موت کے بعد سنٹرل جیل لاہور کے ڈیتھ سیل میں بند کر دیا گیا۔ سزائے موت کے دوسرے قیدیوں سے الگ تھلگ رکھا گیا ہے کیونکہ خدشہ ہے کہ سزائے موت کا کوئی دوسرا قیدی کہیں اسے نقصان نہ پہنچائے۔

"تم تباہ ہو جاؤ گے اپنا انتظام کر لو"

یوسف کذاب کے خلیفہ کی دھمکیاں

لاہور (اپنے رپورٹر سے) یوسف کذاب کو عدالت سے سزا سنائے جانے کے بعد جب جیل لے جایا جانے لگا تو اس موقع پر اس کے خلیفہ زاہد زمان نے دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ زاہد زمان زور زور سے کہنے لگا "تم تباہ ہو جاؤ گے"

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25

بقیہ نمبر 25 // دھمکیاں

اپنا انتظام کر لو" یاد رہے کہ یوسف کذاب نے زاہد زمان کو (نعوذ باللہ) صحابی قرار دے رکھا تھا۔

Daily Naya Akhbar
05-08-2000

7576305 - 10

روزنامہ پاکستان لاہور

THE DAILY
PAKISTAN
LAHORE

ایڈیٹر: مجیب الرحمان شامی

جلد 11 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 21 ساون 2057 ب صفحات 36 قیمت 10 روپے | شمارہ 194

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت

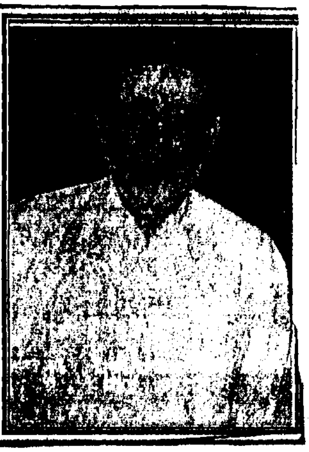

یوسف کے خلاف مقدمہ تھانہ ملت پارک میں 29 مارچ 1997ء کو درج کیا گیا، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر پرویز نے ایک روز قبل ہی اسکی ضمانت خارج کر کے جیل بھجوا دیا تھا

دیگر مختلف الزامات ثابت ہونے پر 35 سال قید اور اڑھائی لاکھ روپے جرمانہ، توہین رسالت کیس میں پہلی مرتبہ کسی مسلمان کو سزائے موت سنائی گئی

لاہور (اپنے نمائندہ خصوصی سے) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر پرویز نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کذاب کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت

بقیہ نمبر 10 صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

اتنے سخت فیصلے کی توقع نہیں تھی، وکیل

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) یوسف کذاب کے وکیل نے کہا ہے کہ وہ سزا کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کرے گا، یوسف کذاب کے وکیل سلیم عبدالرحمن نے بی بی سی کو بتایا کہ میری نظر میں یہ بڑا سخت فیصلہ ہے، جس کی کسی کو توقع نہیں تھی، انہوں نے کہا کہ میرے موکل نے اپیل کی ہدایت کی ہے جو 7 دن کے اندر دائر کر دی جائے گی۔

10 یوسف کذاب

اور 50 ہزار روپے جرمانہ جبکہ دیگر مختلف الزامات ثابت ہونے پر مجرم کو مجموعی طور پر 35 سال قید با مشقت اور دو لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی مجرم کو سزا سنانے کیلئے کوٹ لکھپت جیل سے صبح ساڑھے سات بجے سیشن کورٹ لایا گیا یوسف کو فاضل جج نے فیصلے سے ایک روز قبل ضمانت خارج کر کے جیل بھجوا دیا تھا یوسف کذاب کے خلاف تھانہ ملت پارک پولیس نے 29 مارچ 1997ء کو مقدمہ درج کیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے عدالت میں 11 گواہوں کو پیش کیا گیا جبکہ یوسف کی طرف سے دستاویزی ثبوت پیش کیے۔ یوسف کذاب کا فیصلہ سنانے سے قبل سیشن کورٹ میں سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے۔ ساڑھے سات بجے ججوں کے علاوہ کسی بھی اہلکار کو عدالت کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی عدالت نے آٹھ بجے فیصلہ سنایا اور یوسف کو پولیس سوا آٹھ بجے سیشن کورٹ کی حدود سے واپس جیل لے جا چکی تھی۔ یوسف کذاب نے جھوٹا نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کسی مسلمان کو توہین رسالت کیس میں پہلی بار سزائے موت کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدالت نے یوسف کو جن الزامات میں سزائیں دیں ان کے مطابق 295 سی سزائے موت 50 ہزار روپے جرمانہ، 295 اے 10 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ، 298 میں ایک سال قید 298 اے 3 سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ، 505 میں 7 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ 420 میں 7 سال قید اور 20 ہزار جرمانہ اور 406 ت پ میں 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی قبل ازیں یوسف کو گزشتہ روز فاضل جج نے فیصلے کیلئے کمرہ عدالت میں بلایا تو اس کا رنگ اڑا ہوا تھا عدالت نے جب یوسف کو سزائے موت کا حکم سنایا تو اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اس نے فوری قریب کھڑے سپاہی کو پکڑ لیا اور اسکا سہارا لیکر اپنے آپ کو قابو پا سکا بعد ازاں جب یوسف کو پولیس گاڑی کی طرف لے کر گئی تو اس سے صحیح طریقے سے چلا نہیں جا رہا تھا اس کو پولیس اہلکاروں نے سہارا دے کر گاڑی میں سوار کر لیا۔ گاڑی میں سوار ہوتے وقت یوسف نے چاروں طرف دیکھا لیکن اس کو کوئی دور دور تک نظر نہ آیا چاروں طرف پولیس اہلکاروں کو دیکھ کر اس نے منہ نیچے کر لیا اور پولیس وین میں بیٹھ گیا۔

روزنامہ
انصاف
لاہور

جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 251 اتوار، 5 جمادی الاول 1421ھ، 6 اگست 2000ء، 22 ساون 2057ب

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت

35 سال قید، 2 لاکھ جرمانہ

فیصلہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر کی عدالت نے صبح آٹھ بج کر پانچ منٹ پر سنایا، جرمانہ کی عدم ادائیگی پر مجرم کو مزید ایک سال سات ماہ قید بھگتنا ہوگی

مجرم کو دفعہ 295اے کے تحت 10 سال قید 50ہزار جرمانہ، 298پی پی سی کے تحت ایک سال قید اور ایک ہزار جرمانہ، 298اے کے تحت 3 سال قید، 20ہزار جرمانہ کی سزا ہوئی

توہین رسالت پر مجرم کو دفعہ (2)505 کے تحت 7 سال قید، 20ہزار جرمانہ، 406 کے تحت بھی 7 سال قید، 20ہزار جرمانہ کا حکم سنایا گیا، سزاؤں پر عملدرآمد یکے بعد دیگرے ہوگا

لاہور (خبر نگار) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر نے توہین رسالت کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے نبوت

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 6

6 کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کا حکم سنایا ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی پر ملزم کو مزید ایک سال سات ماہ قید بھگتنا ہوگی۔ عدالت نے اپنے حکم میں لکھا ہے کہ مختلف دفعات کے تحت یہ سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔ گزشتہ روز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر نے صبح آٹھ بج کر پانچ منٹ پر مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم یوسف علی عرف یوسف کذاب کا جرم ثابت ہونے پر توہین رسالت کی دفعہ 295سی کے تحت سزائے موت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کا حکم دیا۔ عدالت نے دفعہ 295اے کے تحت دس سالہ قید پچاس ہزار جرمانہ 298 پی پی سی کے تحت ایک سال قید ایک ہزار جرمانہ، 298اے کے تحت تین سال قید بیس ہزار روپے جرمانہ، دفعہ (2)505 کے تحت سات سال قید تیس ہزار روپے جرمانہ، دفعہ 420 کے تحت سات سال قید اور بیس ہزار جرمانہ دفعہ 406 کے تحت سات سال قید اور بیس ہزار روپے جرمانہ کا حکم سنایا۔ مجموعی طور پر ملزم کو 35 سال قید بھگتنا ہوگی اور دو لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید ایک سال سات ماہ قید بھی بھگتنا ہوگی۔ عدالت نے اپنے حکم میں لکھا ہے کہ مجرم کو ملنے والی تمام سزاؤں پر عملدرآمد یکے بعد دیگرے شروع ہوگا۔ یاد رہے 29 مارچ 97ء کو اسماعیل شجاع آبادی نے تھانہ ملت پارک میں درخواست دی کہ یوسف کذاب مختلف اجتماعات میں نعوذ باللہ خود کو پیغمبر خدا ظاہر کرتا ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعہ بھی اپنے فرقہ کی تبلیغ کر رہا ہے جس پر پولیس نے توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے ملزم یوسف کو گرفتار کر لیا تاہم ملزم نے ضمانت کرا لی۔ بعد ازاں ہائی کورٹ کے حکم پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر نے ترجیحی بنیادوں پر اس کیس کی سماعت کی۔ ملزم کی درخواست پر اسے شروع میں حاضری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا لیکن اسے پابند کیا گیا کہ وہ عدالت کے بلانے پر عدالت میں حاضر ہوا کرے گے۔ 31 جولائی کو عدالت کے طلب کرنے کے باوجود ملزم عدالت میں حاضر نہ ہوا جس پر مقدمہ کے مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی نے ملزم کی ضمانت منسوخ کرنے کی درخواست دی۔ عدالت نے گزشتہ روز جمعہ کو ملزم کا ضمانت نامہ منسوخ کرتے ہوئے اسے عدالت کے اندر سے گرفتار کروا کر جیل بھجوا دیا تھا۔

یوسف کذاب پاک فوج میں کیپٹن رہا، جنرل ضیاء کی مجلس شوریٰ کے رکن کے طور پر کام کرتا رہا: بی بی سی

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) یوسف کذاب پاک فوج سے کیپٹن ریٹائر ہوا اس نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 9

9 اسلامیات کی ڈگری حاصل کی تھی اور کچھ عرصہ قبرص میں مسلم یوتھ یونٹی کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر بھی کام کیا۔ بی بی سی کے مطابق یوسف نے بعد میں جنرل ضیاء الحق سے رابطہ کر کے مجلس شوریٰ کے رکن کے طور پر کام کرتا رہا وہ بہت عرصے تک مقامی اخبار میں تعمیر ملت کے عنوان سے مذہبی کالم بھی لکھتا رہا۔

عدالت میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے

لاہور (خبر نگار) توہین رسالت کے مقدمہ کے فیصلہ کے موقع پر سیشن کورٹس میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ پولیس کی بھاری نفری گیٹوں کے علاوہ عدالت

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 8

8 کے باہر اور چھت پر تعینات تھی کسی کو تلاشی لیے بغیر اندر جانے نہیں دیا گیا۔ مقدمہ کا فیصلہ ہوتے ہی ملزم یوسف کذاب کو پولیس حکام فوراً گاڑی میں بٹھا کر جیل لے گئے۔ قیدیوں کی گاڑی کے آگے پیچھے پولیس کی چار گاڑیاں بھی موجود تھیں۔

کذاب کیخلاف مقدمہ کی سماعت 3 ماہ میں مکمل ہوئی

لاہور (خبر نگار) یوسف کذاب کے خلاف توہین رسالت کے مقدمہ کی پیروی معروف قانون دان اسمٰعیل قریشی ایڈووکیٹ اور غلام مصطفیٰ چودھری نے کی جبکہ یوسف

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 10

10 کذاب کی طرف سے عبدالرحمن سلیم اور رخسانہ اون ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ مقدمہ کی سماعت 3 ماہ کے اندر مکمل ہوئی۔

یوسف کے پیروکاروں کو عدالت میں داخل نہ ہونے دیا گیا "خلیفہ" سب کچھ تباہ ہونے کی "پیشگوئی" کرتا رہا

لاہور (خبر نگار) توہین رسالت کے مقدمہ کے فیصلہ کے موقع پر ملزم یوسف کذاب کے مرید بھی خاصی تعداد میں عدالت کے باہر موجود تھے۔ جنہیں عدالت میں

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 11

11 داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ فیصلہ سننے کے بعد جب ملزم عدالت کے باہر آیا تو کئی مرید اس کی طرف لپکے لیکن پولیس والوں نے اسے بات نہیں کرنے دی۔ ملزم اپنے مریدوں کو تسلیاں دیتا رہا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے مرید بھی کافی پریشان تھے اور اس کا خلیفہ زاہد مان کہتا رہا کہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔

جج مقدمہ کا فیصلہ رات گئے تک لکھتے رہے اور ہفتہ کو صبح سات بجے ہی عدالت میں پہنچ گئے

لاہور (خبر نگار) توہین رسالت کے مقدمہ کا فیصلہ سنانے کیلئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں جہانگیر صبح

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 12

12 سات بجے ہی عدالت میں پہنچ گئے تھے۔ سیشن جج رات گئے تک مقدمہ کا فیصلہ لکھتے رہے اور بعد میں اسے ٹائپ کروایا۔

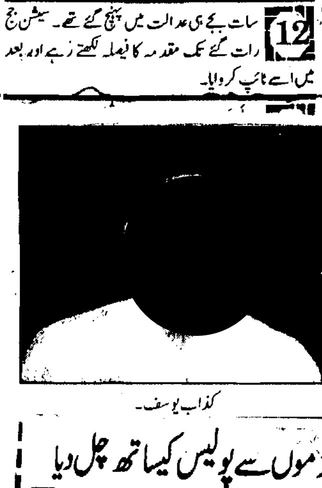

کذاب یوسف۔

مجرم یاس و حسرت کی تصویر بنا بوجھل قدموں سے پولیس کیساتھ چل دیا

فیصلہ سننے کے بعد یوسف کذاب پسینے سے شرابور ہو گیا، چہرے پر بے یقینی کی کیفیت عیاں تھی

لاہور (خبر نگار) مقدمہ کا فیصلہ سنتے ہوئے ملزم یوسف کذاب سخت پریشان تھا۔ جب عدالت نے سزائے موت کا

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 7

7 حکم سنایا تو ملزم نے بے یقینی کی کیفیت میں جج کو دیکھا اور یاس و حسرت میں سرتاپا ڈوب گیا۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا۔ ملزم فیصلہ کی نقل وصول کر کے بوجھل قدموں کے ساتھ پولیس والوں کے ساتھ گاڑی کی طرف چل دیا۔

ملکی صحافتی اوصاف کا علمبردار
ABC CERTIFIED
Daily AUSAF Islamabad
روزنامہ اوصاف اسلام آباد
القرآن
قسم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں
فون نمبر 2872088-2872099
فیکس نمبر 277832
چیف ایڈیٹر: مہتاب خان
ایڈیٹر: حامد میر
جلد: 4 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2057 ب صفحات 24 قیمت 8 روپے | شمارہ: 9

جھوٹی نبوت کے داعی ابوالحسنین یوسف کو سزائے موت

35 سال قید
2 لاکھ جرمانہ

ملزم اپنے مریدوں کے سامنے نبوت کا دعویٰ اور اپنی شعبدہ بازیوں سے انہیں گمراہ کرتا رہا ۹۷ء میں مقدمہ درج کیا گیا

عدم ادائیگی جرمانہ پر ملزم کو مزید ایک سال سات ماہ قید بھگتنا ہوگی سزا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے سنائی

لاہور (بیورو رپورٹ) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور مسٹر میاں محمد جہانگیر نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے الزام میں ابوالحسنین محمد یوسف علی کو سزائے موت 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنا دی عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں یوسف کو ایک سال سات ماہ مزید قید بھگتنا پڑے گی فیصلہ کے وقت ملزم یوسف عدالت میں موجود تھا تفصیلات کے مطابق اخبارات میں مذہبی کالم لکھنے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی پر چند سال قبل الزام عائد کیا گیا کہ وہ اپنے مریدوں کے سامنے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنی شعبدہ بازیوں سے ان کو گمراہ کر رہا ہے یوسف کے خلاف 1997ء میں اس الزام میں مقدمہ درج کرلیا گیا

صفحہ 7 نمبر 4

بقیہ جھوٹا نبوت داعی/سزا 4

گرفتاری کے بعد ہائی کورٹ میں اس کی ضمانت کا کیس چلتا رہا اس دوران عدالت میں استغاثہ کی طرف سے اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے کئی ثبوت پیش کیے گئے عدالت نے ضمانت منسوخ کر دی اور اسے جیل بھیج دیا ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف الزام اتنی شدت سے لگا کہ اسے کذاب یوسف لکھا جانے لگا یوسف کے خلاف مقدمہ ماتحت عدالت میں چلا گزشتہ روز سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر 7 بجے عدالت میں پہنچے وہ ساری رات عدالت میں فیصلہ لکھتے رہے تھے پانچ بجے گھر جا کر سات بجے واپس عدالت پہنچے ملزم یوسف کو پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ عدالت میں لایا گیا صبح آٹھ بجے عدالت نے اپنا فیصلہ سنا دیا عدالت نے یوسف کو مجموعی طور پر سزائے موت 35 سال قید دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی اسے عدم ادائیگی پر مزید ایک سال سات ماہ قید کی سزا بھگتنا ہوگی یوسف کو سات مختلف دفعات کے تحت سزا سنائی گئی سزائے موت ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی دس سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ زیر دفعہ 295 اے ایک سال قید اور دس ہزار روپے جرمانہ زیر دفعہ 298 اے سات سال قید اور تیس ہزار جرمانہ زیر دفعہ (2)505 سات سال قید اور بیس ہزار جرمانہ زیر دفعہ 420 سات سال قید اور بیس ہزار روپے جرمانہ کی سزا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 406 کے تحت سنائی گئی اس طرح اسے مجموعی طور پر سزائے موت کے ساتھ ساتھ 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

لاہور' کراچی' راولپنڈی/اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ

چیف ایڈیٹر: محمود صادق

دن

لاہور

Daily DIN Lahore

جلد 5 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2057 ب صفحات 36 قیمت 10 روپے | شمارہ 186

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کو سزائے موت

35 سال قید' دو لاکھ جرمانہ

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے فیصلہ صبح 8 بجکر 5 منٹ پر سنایا' عدالت کے اندر اور باہر پولیس کا سخت پہرہ' مقدمہ تین سال 4 ماہ 6 دن چلا

عدالت نے تین روز قبل ملزم کی ضمانت منسوخ کر کے گرفتار کرا دیا تھا' یوسف کے مریدوں میں بڑی [illegible]

☆☆لاہور (نمائندہ دن) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے توہین رسالت کرنے والے ملزم یوسف علی کے خلاف گزشتہ روز فیصلہ سنا دیا ہے اور توہین رسالت کرنے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کا جرم ثابت ہونے پر ملزم یوسف علی عرف یوسف کذاب کو ایک مرتبہ سزائے موت بقیہ نمبر 24 صفحہ 7 پر

بقیہ 24

سزائے موت

مجموعی طور پر 35 سال قید بامشقت اور 2 لاکھ 20 ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا کا حکم سنایا ہے جرمانہ ادا نہ کرنے پر ایک سال 10 ماہ مزید قید بھگتنا ہو گی۔ استغاثہ کے مطابق ملزم کے خلاف 29 مارچ 1997ء کو مقدمہ درج کیا گیا تھا' ختم نبوت پنجاب کے جنرل سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مقدمہ تھانہ ملت پارک میں درج کرایا تھا جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ یوسف علی ولد وزیر علی ساکن 218 کیو بلاک ڈیفنس سوسائٹی لاہور گستاخ رسول ہے اور یہ نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ملزم کو پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت اور 50 ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جرمانہ ادا نہ کرنے پر 6 ماہ مزید قید بھگتنا ہو گی۔ 295 اے کے تحت 10 سال قید اور 10 ہزار جرمانہ' جرمانہ ادا نہ کرنے پر 6 ماہ مزید قید بھگتنا ہو گی۔ 298 کے تحت 1 سال قید 10 ہزار جرمانہ' عدم ادائیگی ایک ماہ' 298 اے کے تحت 3 سال قید 20 ہزار جرمانہ' عدم ادائیگی ایک ماہ' 298 اے کے تحت 3 سال قید 20 ہزار جرمانہ عدم ادائیگی ایک ماہ 505 ٹو کے تحت 7 سال قید اور 30 ہزار جرمانہ عدم ادائیگی 3 ماہ 420 کے تحت 7 سال قید 20 ہزار جرمانہ' عدم ادائیگی دو ماہ اور 406 کے تحت 7 سال قید 20 ہزار جرمانہ' عدم ادائیگی دو ماہ قید ہو گی۔ ملزم کو پاکستان کی 7 دفعات کے تحت سزا سنائی گئی ہے' تمام سزائیں اکٹھی شروع ہوں گی۔ سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر' ملزم یوسف علی کے خلاف فیصلہ سنانے سے قبل تمام رات عدالت میں بیٹھ کر فیصلہ لکھتے رہے جبکہ یوسف علی کو پولیس کی طرف سے 7 بجے عدالت میں لایا گیا جبکہ فیصلہ صبح 8 بجکر 15 منٹ پر سنایا گیا۔ فیصلہ سنائے جانے سے قبل سیشن کورٹ کے دونوں گیٹ بند کر دیئے گئے تھے۔ عدالت کے اندر اور باہر ہر طرف پولیس کی بھاری تعداد موجود تھی۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے الزام میں سزائے موت پانے والا محمد یوسف علی کے وکیل سلیم عبدالرحمن نے کہا ہے کہ وہ عدالت کی طرف سے سزائے موت کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں درخواست دائر کریں گے انہوں نے بی بی سی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ یہ بڑا سخت فیصلہ ہے جس کی کسی کو بھی بالکل توقع نہیں تھی انہوں نے کہا کہ ہم عدالت عالیہ میں اپنے موکل محمد یوسف علی کی ضمانت کی درخواست بھی کریں گے اور امید ہے ہمیں انصاف ملے گا۔

روزنامہ اساس لاہور
ایڈیٹر انچیف
شیخ افتخار عادل
لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، فیصل آباد، مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
جلد 4 شمارہ 53 | 4 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 21 ساون 2057 ب | قیمت 3 روپے
متحدہ عرب امارات 1.50 درہم، سعودی عرب 2 ریال، کویت 80 فلس

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت

عدالت نے فوجداری کی دفعہ 295 سی کے تحت ملزم کو 35 سال قید اور دو لاکھ جرمانے کی بھی سزا سنائی

لاہور (آن لائن) گستاخ رسولؐ اور نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت، 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنا دی گئی ہے۔

تفصیلات کے مطابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے جمعہ کے روز یوسف کذاب کی ضمانت منسوخ کرتے

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 64

بقیہ یوسف کذاب سزائے موت 64

ہوئے اسے گرفتار کر کے کوٹ لکھپت جیل بھجوا دیا تھا جبکہ گزشتہ روز صبح 8 بجے توہین رسالتؐ کے مشہور مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے یوسف کذاب کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی کے تحت ملزم کو سزائے موت اور مجموعی طور پر 35 سال قید اور 2 لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا حکم دیا ہے جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں ملزم کو مزید سات ماہ قید بھگتنا ہوگی

خلافت عظمیٰ کا سرٹیفکیٹ پھانسی کا پھندا بن گیا

یوسف کذاب ہی نہیں مرتد اور کافر ہے

خاص مضمون

ایم اے شمشاد

یوسف کذاب جو خود کو انا محمدؐ یعنی میں محمدؐ ہوں کہہ کر نبوت کا اعلان کرتا تھا جو اپنے مریدین کو صحابی اور اہل و عیال کو اہل بیت اور کراچی و لاہور کی کچھ خواتین کو ازواج مطہرات قرار دیتا تھا' بالآخر قدرت کی گرفت میں آگیا۔ راہ راست سے بھٹک کر اپنے کرتوتوں پر ڈھٹائی سے فخر اور تکبر کرنیوالوں کی رسی اللہ دراز کردیتا ہے اور جب وہ اس ڈھیل کی بنا پر تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں 'عزت و احترام' قوانین قدرت اور غیرت خداوندی کو برملا للکارنا شروع کردیتے ہیں تو اللہ ڈھیلی کی ہوئی رسی کو پکڑ لیتا ہے۔ جب وہ پھر اپنی اچھل کود میں معروف ہوتے ہیں تو قدرت کی طرف سے ڈھیلی کی جانیوالی رسی ان کے گلے کا پھندا بن جاتی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کی سماعت 'بصارت اور دلوں پر مہریں لگادیتا ہے تاکہ وہ ہدایت نہ پاسکیں۔ یہ لوگ اندھیروں میں ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں اور پھر صیاد کی طرح خود ہی اپنے دام میں پھنس کر اپنے انجام ہی سے دوچار نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کیلئے نشان عبرت بھی بنادیئے جاتے ہیں۔

کچھ ایسا ہی معاملہ اللہ رب العزت نے یوسف کذاب کے ساتھ روا رکھا ہے۔ یوسف کذاب کے خلاف 29 مارچ 1997ء کو توہین رسالت اور حدود آرڈی نینس کے تحت تھانہ ملت پارک لاہور میں عالمی مجلس ختم نبوت لاہور کے جنرل سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی کی رپورٹ پر مقدمہ درج ہوا۔ اس مقدمے کے اندراج سے قبل روزنامہ "خبریں" ملتان کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر میاں غفار احمد نے جو ان دنوں روزنامہ "خبریں" لاہور کے ڈپٹی ایڈیٹر اور انسپکشن ٹیم کے انچارج تھے' چیف ایڈیٹر جناب ضیا شاہد کی ہدایت پر ہفت روزہ تکبیر میں یوسف کذاب کے بارے میں شائع ہونیوالی ایک رپورٹ کی تصدیق کیلئے 21 مارچ کو یوسف کذاب سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا۔ اس رپورٹ کے مطابق یوسف کذاب خود کو انا محمدؐ یعنی میں محمدؐ ہوں ہونیکا دعویٰ کرتا تھا۔ ٹیلی فون پر طے شدہ وقت کے مطابق میاں غفار 23 مارچ 1997ء کو دو بجے دن یوسف کذاب کے گھر پہنچے۔ بات چیت کے دوران یوسف کذاب نے دعویٰ کیا کہ اللہ نے اسے خلافت عظمیٰ عطا کی ہے جب اس سے خلافت عظمیٰ کا مطلب پوچھا گیا اور اس کی وضاحت چاہی گئی تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم کو خلافت عظمیٰ عطا کی پھر پیغمبروں میں اس خلافت عظمیٰ کا تسلسل برقرار رہا۔ مگر خلافت عظمیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا ہوئی اور اب اسی تسلسل کے ساتھ اللہ کی طرف سے یہ خلافت عظمیٰ مجھے (یعنی یوسف کو) عطا کی گئی۔ یوسف کذاب کا موقف تھا کہ اللہ نیک لوگوں کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ' حضرت معین الدین چشتیؒ' حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت محمد ﷺ کی صورت میں بھی اللہ ہی ظاہر ہوتا رہا اور میری صورت میں بھی اللہ ہی کا ظہور ہے۔ سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کی عدالت میں مقدمے کی سماعت کے دوران میاں غفار سمیت 14 گواہوں نے پیش ہو کر یوسف کذاب کے خلاف الزامات کی تائید کی اور عدالت کو بتایا کہ یوسف خود کو انا محمدؐ ہی نہیں کہتا بلکہ اپنے مریدین کو خود پر درود بھیجنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ اپنے خاص مریدین کو صحابی' اہل و عیال کو اہل بیت اور بعض خواتین کو یوسف کذاب کی جانب سے ازواج مطہرات کہے جانے کے الزامات کی بھی گواہوں نے تصدیق کی۔

جب کذاب یوسف کا بیان عدالت میں قلم بند کیا جارہا تھا تو اس نے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ قرآنی آیات کی غلط اور من مانی تشریح کی۔ عدالت کے اندر ملزم نے وکیل صفائی کی جانب سے استغاثے کے گواہ پر جرح کے دوران مداخلت کی اور اپنے وکیل کو نہایت اشتعال انگیز انداز میں قرآن حکیم دینے کی کوشش کی۔ اس کا انداز ایسے شخص کا سا تھا جس کے نزدیک قرآن حکیم کا کوئی احترام نہ ہو۔ اس نے قرآن مقدس پٹخ دینے کے انداز میں وکیل کی جانب پھینکا اور ایک مرحلے پر سوال کیا "اگر قرآن کو زمین پر پٹخ دیا جائے" فاضل جج نے کذاب یوسف علی کے اس رویے کا نوٹس لیتے ہوئے 9 اگست 2000ء کے اپنے تاریخی فیصلے میں صفحہ 166 پر کذاب کی اس حرکت کا بطور خاص حوالہ دیا ہے۔ یوسف کذاب نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ قرآنی حکم کہ ہم بھٹکے ہوئے لوگوں کی آنکھوں اور کانوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں کی صداقت کی خود عملی شہادت دیتے ہوئے اپنے پاؤں پر جس طرح کلہاڑا مارا وہ اللہ کی طرف سے اسے دی جانیوالی ڈھیل کے ختم ہوجانے کا برملا اور معجزانہ اظہار ہے۔

مثل مشہور ہے کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ اختیار کرتا ہے۔ مومن عشق و اطاعت کے جذبے سے سرشار ہو کر رحمت اللعالمینؐ کے در کی جانب پروانوں کی طرح لپکتا ہے لیکن راندہ درگاہ اور گستاخان رسولؐ قسم کے لوگوں کو بھی اپنی ذلت آمیز موت کے پروانے پر دستخط ثبت کروانے کیلئے اور اپنی گردنوں پر جہنمی ہونے کی الوہی مہر ثبت کروانے کیلئے بھی اسی خاتم النبیینؐ سے رجوع کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ ایسا ہی عمل یوسف کذاب سے سرزد ہوا۔

Important for the decision of the case, so the contents of this document are reproduced as under :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

He who conquers himself conquers the world. The renewal of the principles of Islam in their fullest amplitude is the first step towards the renaissance of Muslims; for only he who has become resurrected in 'THE TRUTH' 'ALL HAQ' can resurrect and revive the world arround him.

ALLAH SUBHANAHU WATA'ALA

KHALIFA-E-AZAM

HAZOOR SAYYIDNA

MUHAMMED SALLAHO ALAHE WAALEHE WSSALAM

Ham Kamil Tasleem aur Tasdeeq K sath Shahadat Detay Ham.

Alhamdolillah, He sees everything as from Allah Subhanahu wa Ta'la, does every thing for Allah's sake, and attributes nothing to any crected being including himself. What he says, he does Compliments or criticism, benefit or loss are same to him. His knowledge is all encompassing and his wisdom supreme. He considers the one who knows and does not apply his knolwedge is no better than a donky carrying heavy lodd of books.

سیشن عدالت میں مقدمے کی سماعت کے دوران کذاب یوسف علی نے اپنی خلافت عظمیٰ ثابت کرنے کیلئے انگریزی میں کمپیوٹر پر ٹائپ کیا ہوا ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا جس کا حوالہ فاضل سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے اپنے طویل فیصلے کے صفحہ 166 پر دیا ہے۔ اس نام نہاد جعلی سرٹیفکیٹ کے مندرجات بھی فیصلے میں شامل کئے گئے ہیں۔ ان کا عکس قارئین کیلئے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ فاضل جج نے یوسف علی کی جانب سے اپنے دفاع میں پیش کی جانیوالی اس دستاویز کو مقدمے کے فیصلے کیلئے نہایت بنیادی دستاویز قرار دیا ہے۔ گو اس مقدمے میں استغاثے کی طرف سے یوسف علی کی ٹیپ شدہ تقریروں کے آڈیو و ویڈیو کیسٹ بھی عدالت میں بطور شہادت پیش کئے گئے لیکن فاضل جج کے مطابق یوسف کذاب کی طرف سے خلافت عظمیٰ کے بارے میں پیش کیا جانیوالا سرٹیفکیٹ ہی مقدمے کے فیصلے کیلئے کافی ہے۔ یوسف علی نے میاں غفار سے باتیں کرتے ہوئے اللہ کی جانب سے اسے ملنے والی خلافت عظمیٰ کا ذکر کیا۔ عدالت میں اس نے موقف اختیار کیا کہ اسے یہ خلافت عظمیٰ حضرت محمد ﷺ کی طرف سے عطا کی گئی ہے۔ خلافت عظمیٰ کی یہ دستاویز مقدمے کی سماعت کے دوران فیصلے سے 40 روز قبل عدالت میں پیش کی گئی۔ یوسف کذاب نے اس دستاویز میں اپنے نام پر ﷺ کی تحریر کا "ص" مٹانے کیلئے کئی جگہ فلوئڈ استعمال کیا تھا۔ فاضل جج نے اپنے فیصلے کے صفحہ 164 پر فلوئڈ کے استعمال کا نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ باریک چیزوں کو بڑا کرکے دکھانیوالے عدسے کے ذریعے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یوسف علی نے سزا سے بچنے کیلئے اپنے نام پر تحریر "ص" مٹانے کیلئے فلوئڈ استعمال کیا ہے۔ کس قدر حیران کن بات ہے کہ ملزم کے بقول اسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے جو پیغام ملا اس پر دور جدید کا فلوئڈ استعمال ہوا ہے۔ اس حرکت کے ذریعے یوسف نے اسلام کو مضحکہ خیز بنانے کے ساتھ ساتھ سورۃ توبہ کی آیت 65 اور 66 کی رو کے منافی طرز عمل اختیار کیا ہے۔ اس دستاویز کے جائزے کے بعد استغاثے کی شہادتوں پر نظر ڈالنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یوسف کذاب کی طرف سے اس دستاویز کا پیش کیا جانا اسے کافر اور مرتد قرار دینے کیلئے کافی ہے۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں صفحہ 147 پر لکھا ہے کہ یوسف علی نے اپنے لئے انا محمدؐ کا لفظ استعمال کرکے نبوت کے مسلسل جاری ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ کذاب نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسا طریقہ واردات اختیار کیا ہے جس میں پہلے خود کو اسلام کا وفادار ظاہر کیا پھر اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کرکے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ فاضل جج نے توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر یوسف کذاب کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت اور جرمانے کی سزا کا حکم سنایا۔ ملزم کو محض زنا کے الزام سے بری کیا گیا ہے' باقی تمام الزامات درست ثابت ہونے پر اسے سزائے موت کے علاوہ 35 سال قید بامشقت اور 2 لاکھ روپے جرمانے کی سزا بھی بھگتنا ہوگی۔ تمام سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔ اس طرح جناب ضیا شاہد کی قیادت میں میاں غفار کی ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے شروع کی جانیوالی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور امت مسلمہ کو قادیانیت جیسے ایک بڑے فتنے سے نجات مل گئی۔

DAWN CITY

Yousaf handed down death in blasphemy case

By Our Staff Reporter

LAHORE, Aug 5: The Lahore sessions judge on Saturday awarded death sentence with a fine of Rs50,000 to one Yousaf Ali under Section 295-C in a blasphemy case.

The convict who is a resident of Defence Housing Society was also found guilty under Pakistan Penal Code sections 295-A, 298-A, 505(2), 420 and 406 and he was awarded jail terms of 10 years with a fine of Rs50,000, three years with a fine of Rs20,000, seven years on three counts with a fine of Rs30,000, Rs20,000 and Rs20,000 respectively. The sentences shall run consecutively.

The case was registered at Millat Park police station on March 29, 1997 on the complaint of Tehrik-i-Khatmi Nabuwwat office-bearer Ismail Shujabadi. Charges in the case were framed on February 1. Journalists were barred from attending proceedings of the case.

Advocate Ismail Qureshi representing the complainant had said that Yousaf Ali, as a member of majlis-i-shoora, went to Saudi Arabia and on his return started propagating that he had been designated as the Saudi government's special ambassador.

The counsel said that the accused used to collect donations from people saying that he could help them see images of the Holy Prophet (PBUH).

SUNDAY, AUGUST 6, 2000
PUBLISHED FROM LAHORE, ISLAMABAD AND KARACHI
The Nation on Sunday

Yousaf awarded death for blasphemy

By Anjum Mufti

LAHORE–The accused Yousaf Ali, resident of Defence area having been found guilty of committing the offence of blasphemy, was awarded capital punishment Saturday by the trial court of the District and Sessions Judge, Lahore. The convict has also been awarded an aggregate of 35 years rigorous imprisonment (RI) and fine amounting to Rs 2 lakh under various provisions of the penal code. All the sentences would be executed consecutively and not concurrently.

District and Sessions Judge Lahore announced the judgement of the case in early working hours Saturday. There was tight security in and around Sessions Court premises. A heavy contingent of police had cordoned off the entire area the night before the judge-

See page 9, col 5

Yousaf awarded death

From page 1

ment was announced and no one was allowed to enter the court premises in early working hours. The District and Sessions Judge spent the night in his retiring room finalising judgment of the case. He left the court premises at 5 am and returned at 7:00 am. He held his court at 8:00 am. The accused had already been brought to the court room from jail. The court pronounced the operative part of the 300-page judgment in open court at about 8:05 am after which the accused was again taken to the jail.

As per details a case of committing blasphemy against the convict was registered at Millat Park Police Station on March 29' 1997 (FIR No. 70/97) on the complaint of one Muhammad Ismail Shujabadi, the General Secretary of Tehrik-i-Khatm-i-Nabuwat, who alleged that the accused claimed himself of being a Prophet of God and of being bestowed with 'Vahee' (Messages from Almighty). It was further alleged that the accused had defrauded many people by posing himself as Prophet.

After registration of the FIR the accused was arrested by police and remained in jail for over two years on judicial remand before being finally bailed out by the Lahore High Court on the statuatory grounds of remaining in custody without commencement of trial. The trial was taken up by the Sessions Judge Lahore and the accused attended the proceedings on bail. As many as 14 witnesses were examined and cross examined by the prosecution and defence. The bail of the accused was cancelled by court just two days prior to giving final judgment on the grounds that he was absent from the court proceedings on July 31, 2000 as such he was produced in custody in court on Saturday.

Having been found guilty of all charges against the accused the court awarded death sentence to Yousaf under section 295-C PPC with a fine of Rs 50,000. He was also awarded sentence of 10 years RI and fine of Rs 50,00 under section 295-A PPC, one year RI and fine of Rs 10,000 under section 296 PPC, 3 years RI with fine Rs 20,000 under section 298-A PPC, 7 years RI and fine of Rs 20,000 in each of the two offences under section 406 and section 420 PPC and also 7 years RI and fine of Rs 30,000 under section 505(2) PPC. All the sentences would take consecutive effect rather than concurrent. It took 3 years, 4 months and 8 days time from the in registration of the case to the final judgment.

INTERNATIONAL
THE NEWS
SUNDAY
Kara
August 6, 2000
Jamadi-ul-Awwal 5, 1421 A.H.

Yousaf Ali awarded death for blasphemy

Also jailed for 35 years and fined Rs 200,000; appeal to be filed before LHC

By Our Correspondent

LAHORE: District and Sessions Judge Mian Jehangir on Saturday morning awarded the death penalty to Yousaf Ali in the blasphemy case in which he is charged.

The court also awarded 35 years rigorous imprisonment (RI) to the convict besides imposing a Rs 200,000 fine on him under different sections of the Constitution.

The Millat Park police had registered a blasphemy case against Yousaf on the complaint of Majlis-e-Khatme Nabuwat Secretary General Ismaeel Shuja Abadi on March 29, 1997.

The verdict was announced after a court battle that lasted for three years, four months and six days. The lawyers of Muhammad Yousaf Ali, led by Saleemur Rehman, say they will be immediately filing an appeal before the Lahore High Court and also seeking bail.

The court, after examining 14 prosecution witnesses, sentenced Yousaf Ali to death and fined him Rs 50,000 under section 295-C PPC (use of derogatory remarks); 10 years RI along with fine of Rs 50,000 under section 295-A PPC (for maliciously insulting the religion); one year RI and fine of Rs 10,000 under section 298 PPC (making any suggestive gestures in public);

Continued on page 11

Continued from page 1

three years RI and fine of Rs 20,000 under section 298-A PPC (use of derogatory remarks); seven years RI and fine of Rs 30,000 under section 505(2) PPC (making false statement); seven years RI and fine of Rs 20,000 under section 406 PPC (breach of trust); and seven years RI and fine of Rs 20,000 under section 420 PPC (cheating).

The judgement was announced amidst a tight security cordon thrown around the building of the Sessions Court. The convict was shifted to Kot Lakhpat Jail after the verdict.

It may be mentioned the convict was bailed out by the Lahore High Court. His bail was however canceled Friday, with the prosecution claiming this was due to his non-appearance on the date of announcement of judgment on July 31. However Yousaf's lawyers say the Session Judge ordered his arrest outside the courtroom Friday though the bail orders still stood. Proceedings were held in camera throughout the trial.

Saleemur Rehman Advocate and Rukhsana Lone appeared for the convict while Muhammad Ismaeel Qureshi, Aslam Awais, Ghulam Mustafa Chaudhry and Iqbal Cheema represented the prosecution.

The case is bound to draw attention once again to the blasphemy law itself. Immediately after the verdict, Yousaf Ali's lawyer Salimur Rehman said the main charges against his client was that he called himself 'ana Muhammad', meaning in Arabic, "I am Muhammad". He argued this would not amount to blasphemy had the accused lived in Saudi Arabia, since in the Arabic language he was merely giving his first name, Muhammad. The prosecution and the judge however clearly held the accused had gone well beyond this and Yousaf Ali had indeed presented himself blasphemously as the Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), with the court thus turning down the defence's plea. The main complainant in the case, Secretary General of the Majlis-e-Khatme Nabuwat Ismaeel Shuja Abadi told the court during proceedings he had not heard the accused declare prophethood himself, but many other witness had told him of this. Of the 14 witnesses who appeared, four confirmed Yousaf had made this blasphemous claim, which they had themselves heard some year and a half or two years ago before the complaint was lodged.

Muhammad Yousaf Ali had served in the Majlis-e-Shura under General Ziaul Haq, after being called back from Cyprus by the late General to take up this post. At the time Yousaf was Director General of a Cyprus-based organization, Muslim Youth Unity, which enjoyed financial support from an orthodox Middle Eastern Islamic nations. Yousaf Ali had also completed his MA in Islamiyat from the Punjab University, and had later retired from the armed forces of Pakistan as a captain. As a man with some controversial views on the lines of the sufi mystics, Yousaf Ali had a large following of mureeds or disciples, who reamined close to him prior to his arrest for blasphemy.

ABC CERTIFIED | باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ لاہور اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

THE DAILY SAHAFAT

روزنامہ صحافت لاہور

چیف ایڈیٹر خوشنود علی خان

جلد 15 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 22 ساون 2057ب | شمارہ 36

صفحات 8 قیمت 5 روپے دبئی ایک درہم

توہین رسالت کے ملزم یوسف کذاب کو سزائے موت

ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی کے تحت سنائی گئی 35 سال قید اور 2 لاکھ جرمانے کا حکم، جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ایک سال سات ماہ قید بھگتنا ہوگی

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے گزشتہ پیشی پر ملزم کی ضمانت منسوخ کی، گزشتہ روز صبح آٹھ بجے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنادیا

لاہور (خبر نگار) گستاخ رسول اور نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت، 35 سال قید اور 2 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنادی گئی، تفصیلات کے مطابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے جمعہ کے روز یوسف کذاب کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے اسے گرفتار کر کے کوٹ لکھپت جیل بھجوا دیا تھا جبکہ ہفتہ کے روز صبح 8 بجے توہین رسالت کے مشہور مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے یوسف کذاب کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی کے تحت ملزم کو سزائے موت اور مجموعی طور پر 35 سال قید اور 2 لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا حکم دیا ہے جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں ملزم کو مزید ایک سال سات ماہ

باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 9

بقیہ | سزائے موت | 9

قید بھگتنا ہوگی معزز عدالت نے یوسف کذاب کو موت 50 ہزار اور دس سال قید کی سزا فوجداری کی دفعہ 295 سی کے تحت زیر دفعہ 295 اے کے تحت ایک سال قید اور دس ہزار جرمانہ زیر دفعہ 298 کے تحت تین سال قید اور 20 ہزار جرمانہ زیر دفعہ 298 اے کے تحت 7 سال قید اور 30 ہزار جرمانہ زیر دفعہ 505(2) کے تحت سات سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ زیر دفعہ 420 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ جبکہ زیر دفعہ 406 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا اس طرح یوسف کذاب کو مجموعی طور پر پھانسی کے موت کے ساتھ ساتھ 35 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے۔

قانون توہین رسالت کی سیکشن 296 سی کے تحت پاکستان کی تاریخ میں دوسرا فیصلہ

پہلے دو عسائیوں کو سزائے موت سنائی گئی، جنہیں بعد میں ہائیکورٹ نے بری کر دیا

لاہور (خبر نگار) قانون توہین رسالت کی سیکشن 295 سی کے تحت پاکستان کی تاریخ میں یہ دوسرا فیصلہ ہے جس میں کسی بھی ملزم کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا اس

بقیہ 6 صفحہ 1

بقیہ | بری | 1

سے قبل مقامی ایڈیشنل سیشن جج نے توہین رسالت کے مقدمہ میں دو عسائیوں کو سزائے موت کا حکم سنایا جنہیں بعد میں ہائیکورٹ نے بری کر دیا تھا۔

DAILY
KHABRAIN

روزنامہ خبریں لاہور

چیف ایڈیٹر
ضیا شاہد

جلد 10 | اتوار 5 جمادی الاول 1421ھ 6 اگست 2000ء 22 ساون 2057 ب صفحات 36 قیمت 10 روپے | شمارہ 6

...سف کو 35 سال قید بامشقت کے بعد پھانسی ہوگی' 12 لاکھ جرمانہ نہ دینے پر مزید 22 ماہ قید ہوگی

گستاخ رسولؐ یوسف کذاب کو سزائے موت

...خود کو نبی پاکؐ کا تسلسل' اہل خانہ کو اہل بیت' ساتھیوں کو اصحاب رسولؐ سے تشبیہ دینے' عورتوں کو ورغلانے' عوامی جذبات مشتعل کرنے' جائیدادیں ہتھیانے' دھوکہ کرنے پر سزائیں دی گئیں

سات مختلف دفعات کے تحت سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی' ملزم کو دفعہ 382بی کا فائدہ بھی نہیں ملے گا' فیصلہ 3 سال 4 ماہ اور 6 دن کے بعد دیا گیا

...ئے جانے کے موقع پر سیشن کورٹ میں سکیورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کیے گئے' کورٹ کوارٹرز کے رہائشیوں کو بھی گھر سے نکلنے کی اجازت نہ دی گئی' گیٹ بند کر دیئے گئے

...(رپورٹر) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں [illegible] ...ین یوسف علی کذاب کو توہین رسالت کے ...ے موت اور مجموعی طور پر 35 سال قید بامشقت اور 2 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ مجرم [illegible] تحت بھگتنا ہوگی۔ استغاثہ کے مطابق مجرم یوسف کذاب نے 28 فروری 1997ء کو مسجد بیت الرضا یتیم خانہ میں خطبہ جمعہ کے دوران پہلے اپنے آپ کو انسان کامل' پھر امام [illegible] اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے معتقدین کو اصحاب رسولؐ سے تشبیہ دی۔ شادی شدہ اور کنواری لڑکیوں کو ورغلا کر ان سے بدکاری کی کوشش کی اور اپنے گرد معتقدین سے [illegible] بعض لوگوں کو دھوکہ دیکر لاکھوں روپے بٹورے اور ان کی جائیدادیں اپنی بیوی کے نام منتقل کروالیں۔ ملزم کو تین سال چار ماہ اور چھ دن کی سماعت کے بعد فاضل عدالت نے [illegible] 295 سی کے تحت سزائے موت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 11

توہین رسالت کے ملزم کو کن دفعات کے تحت سزا ہوئی

دفعہ	جرم	سزا: قید	سزا: جرمانہ روپوں میں	سزا: جرمانہ نہ دینے پر مزید قید
295-سی	رسالت کا دعویٰ کرنا یا حضور اکرمؐ کی شان میں گستاخی کرنا	سزائے موت	50000	6ماہ
295-اے	لوگوں کے مذہبی عقائد کو ٹھیس پہنچانا	10سال	50000	6ماہ
298	اہل بیت اور صحابہ کرام کے بارے میں گستاخی اور توہین	ایک سال	10000	ایک ماہ
298-اے	اپنے عزیز و اقارب کو اہل بیت اور صحابہ کرام سے تشبیہ دینا	3سال	20000	2ماہ
505 (2)	عوام کے مجمع میں ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا	7سال	30000	3ماہ
420	دھوکہ دہی اور جعلسازی	7سال	20000	2ماہ
406	علم ہونے کے باوجود لوگوں کو جانتے بوجھتے گمراہ کرنا	7سال	20000	2ماہ

بقیہ نمبر 11 — یوسف کذاب

قید' لوگوں کے مذہبی عقائد کو ٹھیس پہنچانے کے جرم میں دفعہ 295اے کے تحت دس سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ قید' حضور اکرمؐ کے خاندان اور صحابہؓ کے بارے میں گستاخی اور توہین کے جرم دفعہ 298 کے تحت ایک سال قید اور دس ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی پر مزید ایک سال قید' اپنے عزیز و اقارب کو اہل بیت اور صحابہ کرامؓ سے تشبیہ دینے کے جرم دفعہ 298اے کے تحت تین سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید' عوام کے مجمعے میں مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جرم دفعہ (2)505 کے تحت 7 سال قید اور 30 ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی پر مزید تین ماہ قید' لوگوں کو دھوکہ دینے اور جعلسازی کے جرم دفعہ 420 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید دو ماہ قید' جانتے بوجھتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرنا (مجرمانہ نیت سے کسی کو دھوکہ دینے) کے جرم دفعہ 406 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ' عدم ادائیگی پر مزید 2 ماہ قید بھگتنا ہوگی۔ فاضل عدالت نے اپنے فیصلے میں واضح کیا ہے کہ ملزم کو دی گئی سات مختلف دفعات کے تحت سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی اور ملزم تعزیرات پاکستان کی دفعہ 382بی کا فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ فیصلہ سنائے جانے کے موقع پر سیشن کورٹ میں سکیورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ سیشن کورٹ کے دونوں گیٹ بند کر دیئے گئے۔ کسی شخص کو سیشن کورٹ کے احاطہ میں داخلہ کی اجازت نہ تھی' حتیٰ کہ سیشن کورٹ کوارٹرز کے کسی رہائشی کو بھی گھر سے نہ نکلنے دیا گیا۔ مقدمہ میں استغاثہ کی طرف سے محمد اسماعیل قریشی' غلام مصطفیٰ چودھری' اسلم اویس' سردار احمد خان' محمد یعقوب قریشی' ایم اے حمید اعوان اور میاں صابر علی نشتر ایڈووکیٹ جبکہ ملزم کی طرف سے رخسانہ لون' سلیم اے رحمان ایڈووکیٹ اور صفدر چودھری پیش ہوتے رہے۔